

## اسلامی نظام معیشت میں انفراسٹرکچر پروجیکٹ فنانسنگ کا اسلامی ماڈل

(بی-او-ٹی کے مروجہ طریقہ کار کے تناظر میں اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اس کے ممکنہ متبادل عملی طریقہ کار کا تحقیقی جائزہ)

## Islamic model of infrastructure project financing in Islamic Finance

(A research based analysis in context of BOT model of Infrastructure PPPs  
Projects and its proposed applicable alternatives for IFIs)

Abdul Wahab sultan

Research Scholar, Department of Usool Din, University of Karachi & Member Shariah

Board BOK. Rast Islamic banking

Email: [a.wahabsultan.d786@gmail.com](mailto:a.wahabsultan.d786@gmail.com)

ISSN (P): 2708-6577  
ISSN (E): 2709-6157

### Abstract

Based on philosophy of sharing risk the BOT model of infrastructure projects financing is a natural fit for Islamic finance. The asset-backed nature of Islamic finance makes it more appropriate for fulfilling massive infrastructure project investments. Moreover, Islamic finance promotes social and economic development by creating real assets, not just by generating transactions that are merely financial.

In this context, this article briefly highlights the philosophy of development in Islamic economic system, as well as throws lights on the growing new trend of mobilizing Islamic finance in BOT contracts for Infrastructure projects globally and locally, in Pakistan and other countries as well. An estimate of global infrastructure needs has been studied in the light of some steamed reports. The potential of Islamic finance, and its flexible building blocks and instruments has been described along with their practical methods, to present an alternative model of Islamic BOT project financing. Some proposed modes has presented in the end that may be applicable to mobilize Islamic finance in Infrastructure projects, concluding that a wide variety of Islamic finance structures are available to provide sufficient flexibility to practitioners to select appropriate financing vehicles for establishing a system of financing infrastructure projects in developing countries like Pakistan and Afghanistan etc.

**Keywords:** Islamic finance, BOT, Infrastructure, Projects, Development.

تعارف:

موجودہ تیزی سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن دنیا میں بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبے وقت کی اہم ضرورت بن گئے ہیں۔ دنیا میں وہی ممالک ترقی یافتہ کہلاتے ہیں جہاں ان منصوبوں کی تکمیل کے ذریعے عوامی ضروریات پر قابو پایا گیا ہو۔ ترقی یافتہ ممالک نے انفراسٹرکچر کے ان بنیادی منصوبوں کو اپنے مضبوط معاشی ذرائع کے ذریعے سر کر لیا ہے اور نت نئے منصوبوں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن دنیا کے ترقی پذیر، (خصوصاً اسلامی ممالک) میں ان اس قسم کے ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر و ترقی ہنوز محتاج عمل ہے۔

ملکی معیشت کی ترقی میں انفراسٹرکچر پروجیکٹس فنانسنگ کا کردار:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبے ملک کی اکانومی کی ساکھ کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور اس سے ملکی معیشت میں توازن پیدا ہونے لگتا ہے۔ ملکی بجٹ میں اس قسم کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے جگہ رکھنا ہر ملک کی ناگزیر ضرورت بن گئی ہے۔

پاکستان، افغانستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک میں انفراسٹرکچر پروجیکٹس کی فنانسنگ کی ضروریات:

پاکستان ایک ترقی پذیر (Developing) ملک ہے، اس لئے ہر ترقی پذیر ملک کی طرح پاکستان کے انفراسٹرکچر منصوبوں (Projects) کا دائرہ پھیلا ہوا ہے۔ اس میں روڈوں اور شاہراہوں کی تعمیر، واٹر سپلائی، ڈیموں کی تعمیر، سیویج (Savage)، معدنیات، تیل اور گیس وغیرہ کے منصوبے شامل ہیں۔ تاہم دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح پاکستان بھی معاشی ذرائع (Resources) کی کمی اور عدم دستیابی کے باعث اپنے انفراسٹرکچر منصوبوں کی تمويل (Financing) مناسب اور تیز تر طریقے سے نہیں کر پاتے، جن سے وہ عوامی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ پاکستان میں اس مقصد کے لئے انفراسٹرکچر پالیسی بھی بنائی گئی ہے، اور ایک ادارہ (PDLC) بھی قائم کیا گیا ہے، جو پاکستان میں انفراسٹرکچر پروجیکٹس کی پالیسی بنانے کا کام کرتا ہے۔

دوسری طرف برادر اسلامی ملک افغانستان میں ابھرتی ہوئی حکومت کے لئے بھی اسلامی معاشی نظام کا نفاذ ایک اہم چیلنج ہے، مختلف شعبوں میں انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں کی اسلامی معیشت کے اصولوں کے مطابق تمويل ایک اہم اور بنیادی ضرورت بن گئی ہے۔ قدرتی معدنی ذخائر سے مالا مال ہونے کے باوجود اس سے استفادہ کے شرعی طرق ہائے تمويل پر مبنی نظام کی تشکیل کی بھی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ تقریباً یہی حال بیشتر دوسرے اسلامی خطوں کا ہے۔

انفراسٹرکچر ترقیاتی منصوبے اور اسلامی فنانس کے درمیان فطری مناسبت:

چونکہ اسلامی فنانس اپنی ساخت پر داحت میں ایک غیر سودی (Riba free) اور اثاثہ جات پر مبنی (Assets back) طریقہ معیشت ہے، اس لئے پراجیکٹ فنانس اور پی پی پی پراجیکٹس کے لئے اسلامی فنانس زیادہ بہتر ماڈل کے طور پر سامنے آسکتا ہے، اس سلسلہ میں مختلف ممالک میں کاوشیں شروع ہو گئی ہیں، اور خاصی پیش رفت بھی ہو گئی ہے،

پراجیکٹ فنانس اپنی ساخت پر داحت میں مبنی بر اثاثہ طریقہ کار ہے جو اسلامی معیشت سے گہرا ہم آہنگ ہے، اس لئے کہ اسلامی معیشت بھی حقیقی اثاثہ جات کی بنیاد پر مبنی طریقہ ہائے تمويل بتلاتا ہے، اور محض ایسے فرضی عقود کی نفی کرتا ہے، جن کے پشت پر کوئی حقیقی اثاثہ نہ ہو۔ نیز اسلامی معیشت ضمان میں شرکت (Risk sharing) کے فلسفہ پر مبنی صیغہ ہائے تمويل پیش کرتا ہے، جس کا پراجیکٹ فنانس متقاضی ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ (PPP) کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے اسلامی طریقہ ہائے تمويل جتنے سازگار ہو سکتے ہیں کوئی دوسرا طریقہ اتنا سازگار نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ماہرین معاشیات نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

“Islamic finance is based on a philosophy of sharing risk,.. Moreover, Islamic finance should promote social and economic development by creating real assets, not just by generating transactions that are merely financial .In this context, infrastructure PPP projects are a natural fit for Islamic finance.Financing these projects entails certain level

of risks sharing with other project parties, and the projects serve the large purpose of social and economic development by creating essential assets in the public interest”<sup>1</sup>

ترجمہ: "اسلامی فائنانس ضمان میں شرکت کے فلسفہ پر مبنی ہوتا ہے، جو معاشی اور سماجی ترقی کے لئے حقیقی اثاثہ جات کو بنیاد بنانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، محض اقتصادی زری معاملات کی بنیاد کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا، اس لحاظ سے انفراسٹرکچر کے پی پی پی کے منصوبے فطری طور پر اسلامی طریقہ معیشت سے زیادہ ہم آہنگ ہیں، اس لئے کہ ان منصوبوں میں بھی منصوبوں میں شریک دوسرے فریقوں کے ساتھ رسک کو شریک کیا جاتا ہے، اور وسیع تر قومی مفاد کی خاطر حقیقی اثاثہ جات کی بنیاد پر معاملات کو طے کیا جاتا ہے۔"

اسلامی مالیاتی اداروں (Islamic banks) بھی پراجیکٹ فائنانس اور PPPs Infrastructure Projects کے شرعی (Sharia compliant) ماڈلز اور صیغہ ہائے تمویل (Financing modes) متعارف کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں 2017ء ورلڈ بینک گروپ (World Bank Group) کی طرف شائع کردہ ایک اہم رپورٹ (Mobilizing Islamic Finance For Infrastructure Public Private Partnership) کے نام شائع ہوئی ہے، جس میں PPPs پراجیکٹس کی فیلڈ میں اسلامی اقتصاد و معیشت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں اس کے رجحانات اور اقدامات کا ایک جامع جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے، نیز اسلامی معیشت کی طرف سے انفراسٹرکچر ترقیاتی منصوبوں کے بنیادی صیغہ ہائے تمویل پر بھی بحث کی گئی ہے۔

چنانچہ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ:

“Over the past decades, Islamic finance has emerged as one of the important sources for a wide variety of infrastructure projects, through both public sector and PPP schemes. Amidst the dearth of conventional infrastructure financing, Islamic finance offers the prospect of widening the sources of financing needed to meet the massive infrastructure investments in developing countries, including but not limited to Muslim-majority countries”<sup>2</sup>

ترجمہ: "پچھلی دو دہائیوں سے اسلامی فائنانس انفراسٹرکچر کے متنوع اور وسیع تر منصوبوں کے لئے پبلک سیکٹر اور پبلک پرائیوٹ سیکٹر پارٹنر شپ (PPPs) دونوں میدانوں میں تمویل کے ایک اہم ذرائع کے طور پر نمودار ہونے لگا ہے، انفراسٹرکچر کی فائنانس کے روایتی طریقوں کی اس بہتات میں بھی اسلامی فائنانس فائنانسنگ کا ایک وسیع تصور پر مبنی خدمات کا تصور پیش کرتا ہے جس سے ترقی پذیر ممالک میں انفراسٹرکچر کے شعبہ میں سرمایہ کاری کی بڑی ضروریات پوری ہو سکیں، جن میں غیر مسلم ممالک کی اکثریت والے ممالک بھی شامل ہیں، اگرچہ ان تک محدود نہیں۔"

رپورٹ میں اسلامی طریقہ معیشت اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں کی باہمی مناسبت اور تعلق کا جائزہ لیتے ہوئے مزید کہا گیا ہے کہ:

The asset-backed nature of Islamic finance structures and their emphasis on shared risks make them a natural fit for infrastructure PPPs. A wide variety of Islamic finance structures are available to provide sufficient flexibility to practitioners to select appropriate financing vehicles.<sup>3</sup>

ترجمہ: "اسلامی فائنانس کا مبنی پر اثاثہ ساخت اور ضمان میں شرکت پر تاکیدی رویہ اس ماڈل انفراسٹرکچر کے PPPs (پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ) کے لئے فطری طور پر زیادہ سازگار طریقہ بنا دیتا ہے۔ اسلامی طریقہ ہائے تمویل کی ایسی بڑی اور متنوع تعداد موجود ہے جو مالیاتی اداروں سے وابستہ افراد کو کافی شافی لچک فراہم کرتا ہے تاکہ وہ تمویل کے لئے موزوں پہیوں کا انتخاب کر سکیں۔"

## اسلامی نظام معیشت میں انفراسٹرکچر و جیکٹ فنانسنگ کا اسلامی ماڈل

اسلامی فنانس کے طریقہ ہائے تمویل میں قدرتی طور پر اتنی چلک اور جامعیت موجود ہے، کہ ہر قسم کے متنوع ملکی ترقیاتی منصوبوں کی تمویل کی صلاحیت بہم پہنچا سکتے ہیں، جس کی بناء پر کبھی اسلامی فنانس اور روایتی فنانس کے ساتھ یکجا طور پر بھی اپنی جداگانہ حیثیت باقی رکھتے ہوئے تمویل کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے،

Islamic finance structures are flexible enough to finance different infrastructure PPP projects.... This flexibility of Islamic finance structure allows Islamic finance and conventional finance to coexist seamlessly in the same infrastructure project, on an equal footing basis. Although the two facilities will be documented separately.<sup>4</sup>

ترجمہ: اسلامی طریقہ ہائے تمویل مختلف انفراسٹرکچر کے پی پی پی منصوبوں کی تمویل کے لئے چلکدار ہیں، اور یہ چلک اسلامی فنانس کو روایتی طریقہ ہائے تمویل کے ساتھ یکساں بنیادوں پر ایک قسم کے انفراسٹرکچر منصوبے میں بغیر کسی رکاوٹ کے شریک رہنے کی اجازت دیتی ہے۔ تاہم دونوں طریقوں کی تفصیل اور شرائط کو الگ الگ دستاویز کیا جائے گا۔

بہر حال، ملکی ترقیاتی پراجیکٹس اور خصوصاً انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں کے PPP ماڈل کے لئے اسلامی فنانس کے صیغہ ہائے تمویل اپنی ساخت پر داخست، مبنی بر اثاثہ ہونے اور ضمان میں شرکت جیسی خصوصیات کی بناء پر زیادہ سازگار، مناسب، اور چلک کی خصوصیات کے حامل ہیں۔

بڑھتے ہوئے رجحانات اور کامیاب تجربات:

اس رپورٹ میں متعدد ممالک میں انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں اسلامی فنانس کے طریقہ کار کو اختیار کرنے کے رجحانات کی بڑھتی شرح اور اس کی کامیاب تجربات کو ظاہر کیا گیا ہے، انفراسٹرکچر کے اسلامی فنانس کے ذرائع سے پاکستان سمیت دیگر متعدد ممالک میں سرمایہ کاروں کی توجہ بھی اس شعبہ کی طرف ان ممالک میں بڑھ رہی ہے:

“The success of PPPs in using Islamic finance has motivated project sponsors (equity investors) in countries such as Bangladesh, Indonesia, Kazakhstan, Malaysia, Mall, Morocco, Nigeria, Pakistan, Saudi Arabia, Turkey, and Uzbekistan to continue to seek Islamic finance<sup>5</sup>.”

2015 میں ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا عنوان تھا (International Conference on Financing for Development)

(for Development)، اس میں دنیا بھر کے لیڈرز نے شرکت کی۔ اس میں 2015 سے 2030ء تک "پائیدار ترقی کے اہداف" (2030 Agenda for Sustainable Development Goals) طے کیا گیا، جس کو (SDGs) کے مخفف کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ اس ایجنڈا میں بنیادی طور پر پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے ذریعے انفراسٹرکچر کی ترقیاتی منصوبوں پر زور دیا گیا، اور اس کو دنیا سے غربت کے خاتمہ اور فوڈ سیکورٹی، صحت، تعلیم، آب و ہوا (Climate) کی تبدیلیوں، تعمیراتی انفراسٹرکچر، کے علاوہ معاشی، سماجی (Social)، اور ماحولیاتی (Environmental) مسائل پر قابو پانے کے لئے پبلک اور پرائیوٹ دونوں سطح پر حل کرنے کے لئے مناسب طریقہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ یعنی ان مسائل کے حل کے لئے اور ترقیاتی منصوبوں کو بروئے کار لانے کے لئے پبلک سیکٹر کے ساتھ پرائیوٹ سیکٹر کی صلاحیتوں اور تجربات سے بھی فائدہ اٹھانے کے طریقوں کو روبرو عمل لانے کی تجویز پیش کی گئی۔<sup>6</sup>

اس تناظر میں اس شعبہ میں اسلامی فنانس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ:

“Islamic finance can provide a complementary source of financing to these efforts, given the flexibility in Islamic finance instruments.<sup>7</sup>”

ترجمہ: "اسلامی فنانس ان کاوشوں کے لئے اپنے لچکدار آلات اور صیغہ ہائے تمویل کو بروئے کار لاتے ہوئے تمویل کا ایک بہترین اور مکمل ذریعہ فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

اس تفصیل سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ اس وقت مختلف شعبوں میں ملکی اور نجی سطح پر ترقیاتی شعبوں کی تمویل کے لئے اسلامی فنانس کے لچکدار، مؤثر اور رسک میں شرکت (Risk shared method) پر مبنی طریقہ ہائے تمویل (Modes of Financing) کو ایک عالمی سطح پر (Globally) ایک بہترین متبادل (Alternative) پراڈکٹ (Product) کے طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے بلا لحاظ مذہب اور قوم کے متعدد ممالک، بشمول غیر مسلم ممالک، اس پراڈکٹ اور سیمینارز کا انعقاد ہو رہا ہے، اور اس انفراسٹرکچر کے ترقیاتی اور تعمیراتی منصوبوں کے لئے اسلامی طریقہ ہائے تمویل کی تطبیق (Application) کی کوششیں ہو رہی ہیں جو اسلامی فنانس کی روشن مستقبل کی نوید ہے، اور اس بات کا تقاضا کر رہی ہیں کہ اس سلسلہ میں مسلمان علمائے معیشت اپنا علمی اور تحقیقی ہوم ورک تیار رکھیں، تاکہ مستقبل میں اس میدان کی بڑھتی ہوئی ضروریات میں امت کی رہنمائی کر سکیں۔

ترقی پذیر ممالک (جن میں پاکستان میں شامل ہے) معاشی ذرائع (Resources) کی کمی اور عدم دستیابی کے باعث اپنے انفراسٹرکچر منصوبوں کی تمویل (Financing) مناسب اور تیز تر طریقے سے نہیں کر پاتے، جن سے وہ عوامی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر کے اشتراک سے ترقیاتی منصوبوں کے معاملات (PPP):

اس معاشی مشکل پر قابو پانے کے لئے کئی ممالک نے پبلک سیکٹر کے ساتھ پرائیوٹ سیکٹر کو بھی اس قسم کے ملکی ترقیاتی منصوبوں میں اپنے ساتھ شامل کرنے (Engage) کرنے کی پالیسی اپنائی ہے، جس کو پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ (PPP) کہا جاتا ہے، اس کے تحت مختلف طریقے رائج ہیں، بی۔بی۔او۔ٹی کا طریقہ کار بھی اسی فلسفہ پر مبنی ہے۔

یہی طریقہ زیادہ معروف ہے، اور زیادہ تر اسی کو استعمال کیا جاتا ہے، جس کو عربی میں "عقود البناء و التشغيل و نقل الملكية" کہا جاتا ہے۔ اور اس مقالہ میں سہولت کی غرض سے اس کو "عقود البناء" (BOT) کے نام سے ذکر کیا جائے گا۔

انفراسٹرکچر پروجیکٹس کے عالمی ادارہ (UNIDO) کی عقود البناء (BOT) کی تعریف:

اس کی تعریف انفراسٹرکچر پروجیکٹس کی ترقیاتی کاموں کے لئے قائم عالمی ادارہ "UNIDO" نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے:

B.O.T is the terminology for a model or structure that uses private investment to undertake the infrastructure development that has historically been the preserve of the public sector."<sup>8</sup>

ترجمہ: عقود البناء (BOT) ایک ایسے ماڈل یا اسٹرکچر کی اصطلاح ہے، جو نجی شعبہ (پرائیوٹ سیکٹر) کے ذریعے بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کے ان پراجیکٹس کی سرمایہ کاری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جو تاریخ میں ہمیشہ سے سرکاری شعبہ (پبلک سیکٹر) کی ذمہ داری رہی ہے۔"

پاکستان میں عقود البناء (BOT) کا انفراسٹرکچر پراجیکٹس کے لئے استعمال:

پاکستان میں بھی اس حوالے سے بنیادی طور پر کام ہوا ہے، لیکن بد قسمتی سے یہ طریقہ کار اپنی افادیت کے باوجود پاکستان میں تاحال مقبول نہیں ہو سکا ہے، چنانچہ پاکستان کے یونیورسٹی آف انجینئرین اینڈ ٹیکنالوجی (لاہور، پاکستان) کے ایک محقق مقالہ نگار نے اس موضوع پر اپنی سروے اور تحقیق کا خلاصہ نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:



“Unfortunately this concept is not very popular in Pakistan. Apart from benefits, BOT contracts may be complicated due to its long term contractual obligations and multi-party involvement.”<sup>9</sup>

ترجمہ: "بد قسمتی سے یہ تصور پاکستان میں ابھی تک مقبول نہیں ہو سکا ہے۔ حالانکہ اس کی افادیت اور منافع اپنی جگہ، عقود البناء (BOT) کو اس وجہ سے بھی عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے کہ یہ طویل المیعاد قوانین اور متعدد فریقوں کے اشتراک عمل سے وجود میں آنے والا معاملہ ہے۔"

فاضل محقق نے اس کے حل کے لئے پاکستان میں عقود البناء (BOT) پر عمل دارآمد اور اس کے عملی نفاذ کے لئے قانونی نقطہ نظر سے ایک مجوزہ ماڈل (Proposed Model) بھی پیش کیا ہے، جس کے ذریعے پاکستان میں اس طریقہ کار کو باسانی اور کامیابی کے ساتھ رو بہ عمل لایا جاسکتا ہے۔ اور اس کے واسطے پاکستان کی انفراسٹرکچر کی ترقیاتی منصوبوں میں بڑی حد تک مدد بھی لی جاسکتی ہے۔

### بین الاقوامی قانون تجارت کے مطابق عقود البناء (BOT) کی مختلف صورتیں اور شرعی تکلیف پر ان کے اثرات:

چونکہ عقود البناء (BOT) کی مختلف صورتیں ہیں، اور مختلف ممالک میں مختلف طریقے سے اس پر عمل ہوتا ہے، اس لئے کسی ایک عقد کو متعین طور پر اس کی تکلیف یف کے لئے رائج قرار دینے کی بجائے اس کی مختلف صورتوں کے لحاظ سے جو عقد مناسب ہے، اسی صورت کے لحاظ سے اس کی تکلیف کرنی چاہیے، چنانچہ استاذ محترم مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ اپنی تحقیق کا حاصل پیش فرماتے ہیں:

فالذي يظهر بعد دراسة هذه التكييفات المختلفة ، و النظر في عدّة تطبيقات هذا العقد ، أن تكييفه يختلف حسب شروطه ، والعمدة في ذلك تعبي من يملك المشروع بعد اكتماله في فترة التشغيل قبل تسليمه إلى صاحب الأرض . فإنّ ما يتضح بدراسة الصور المختلفة لمثل هذه العقود هو أن المشروع قد يكون في ملك صاحب الأرض ( الدولة في غالب الأحيان بعد اكتماله ، وقد يكون في ملك شركة المشروع <sup>10</sup> .

یعنی: اس معاملہ کی مختلف تکلیفات کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تکلیف اس کی شرائط بدلنے سے بدل جاتی ہے، اور اس میں بنیادی دارومدار اس بات کا ہے کہ متعلقہ پراجیکٹ مکمل ہونے کے بعد مالک زمین (حکومت) کو لوٹانے سے پہلے آپریٹنگ کے مرحلے میں کس کی ملکیت میں رہتی ہے؟، اس سلسلہ میں بین الاقوامی قوانین تجارت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پراجیکٹ اس مخصوص مرحلہ پر کبھی مالک زمین (حکومت) کی ملکیت میں دی جاتی ہے، اور کبھی پراجیکٹ کمپنی کے پاس رہتی ہے۔

اس سلسلہ میں استاذ محترم حفظہ اللہ تعالیٰ نے انفراسٹرکچر پراجیکٹس سے متعلق عقود البناء کے بین الاقوامی تجارتی قانون کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے: جاء في الإرشادات التقنية لمشاريع البنية التحتية الممولة من القطاع الخاص التي أعدتها لجنة قانون التجارة الدولية :

Generally, where the contracting authority provides the land or facility required to execute the project, it is advisable for the project agreement to specify, as appropriate, which assets will remain public property and which will become the private property of the concessionaire. The concessionaire may either receive title to such land or facilities or be granted only a leasehold interest or the right to use the land or facilities and build upon it, in particular where the land remains public property.”<sup>11</sup>

ترجمہ: "بین الاقوامی تجارتی قانون کی کمیٹی نے اپرائیوٹ سیکٹر کے ذریعے تمویل حاصل کرنے والے انفراسٹرکچر پراجیکٹس کی تکنیکی امور سے متعلق لکھا ہے: "عام طور پر، جہاں معاہدہ کرنے والی اتھارٹی پراجیکٹ پر عملدرآمد کے لئے درکار زمین یا سہولت مہیا کرتی ہے، وہ

معاهدہ میں حسب حال یہ بھی طے کر دیتی ہے کہ، کون سے اثاثے عوامی ملکیت رہیں گے کون سے پرائیوٹ ملکیت (یعنی صاحب امتیاز کی ملکیت) میں رہیں گے۔ یہ ممکن ہوتا ہے کہ صاحب امتیاز کو صرف زمین یا عمارت میں کی ملکیت کا حق (Title) کو حاصل ہو یا پھر اس کو صرف زمین کو اجارہ پر رکھنے اور اس کو استعمال کرنے کا حق حاصل رہے، اور اس پر تعمیر کا حق حاصل رہے، خصوصاً ان صورتوں میں جن میں زمین حکومت کی ملکیت میں رہتی ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ عقود البناء (BOT) کی کوئی صورت متعین نہ ہو تو اس کی تکلیف بھی متعین طور پر نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح پروجیکٹ کی ملکیت کی ان مختلف صورتوں کی بناء پر اس کے ضمان کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں، چنانچہ بین الاقوامی قانون تجارت کے حوالہ سے آیا ہے:

In some countries, the contracting authority is authorized to make arrangements for assisting the concessionaire to repair or rebuild infrastructure facilities damaged by natural disasters or similar occurrences defined in the project agreement, provided that the possibility of such assistance was contemplated in the request for proposals. Sometimes the contracting authority is authorized to agree to pay compensation to the concessionaire in case of an interruption of the work for more than a certain number of days up to a maximum time limit, if the interruption is caused by an event for which the concessionaire is not responsible.<sup>12</sup>

جس کا حاصل یہ ہے کہ عقود البوت کی معاصر صورتوں میں اگر پروجیکٹ کسی آفت سماویہ کی وجہ سے ضائع ہو یا اس کو جزوی نقصان لاحق ہو تو پروجیکٹ کے معاہدہ کی طے شدہ شرائط کے مطابق کبھی اس کا ضمان مالک زمین (یعنی حکومت) پر آتا ہے، اور کبھی پروجیکٹ کمپنی پر آتا ہے۔

مختلف صورتوں کے لحاظ سے فقہی تکلیف میں تفصیل کا راجح موقف:

لہذا عقود البناء (BOT) کی مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق اس عقد کے معاہدہ میں طے شدہ شرائط کے مطابق مختلف صورتوں پر مشتمل ہونے کی بناء اس کی تکلیف میں بھی تفصیل ہوگی، جس کا حاصل یہ ہے کہ:

پہلی صورت: اگر پروجیکٹ مالک زمین (حکومت) کی ملکیت میں رہے:

اگر پروجیکٹ مکمل ہونے کے بعد مالک زمین (حکومت) کی ملکیت اور ضمان میں رہے، اور پروجیکٹ کمپنی اس کو حکومت کی ملکیت سمجھتے ہوئے استعمال کرے، تو اس کی فقہی تکلیف "استصناع" ہوگی، اور استصناع کے تمام تراجم اس پر لاگو ہوں گے۔

دوسری صورت: اگر پروجیکٹ، پروجیکٹ کمپنی کی ملکیت میں رہے:

البتہ اگر پروجیکٹ مکمل ہونے کے بعد آپریٹنگ کے مرحلہ میں پروجیکٹ کمپنی کی ملکیت اور ضمان میں رہے، تو اس کی تکلیف "استصناع" کے عقد کے ذریعے کرنا مشکل ہے، اس لئے کہ استصناع میں پروجیکٹ تیار ہونے کے بعد بھی "صانع" کی ملکیت اور قبضہ میں رہتی ہے، جب تک وہ معروف طریقے سے اس کو "مستصنع" کے حوالہ نہ کرے۔ نیز اس دوران (آپریٹنگ کے دوران) حاصل ہونے والی منفعت کو اس کے استصناع کی قیمت بھی نہیں قرار دیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ منفعت اس کی ملکیت کے دوران حاصل ہوئی ہے، اس کو صرف اسی وقت استصناع کا ثمن قرار دیا جاسکتا ہے، جبکہ وہ پروجیکٹ کو پہلے مستصنع (حکومت) کے حوالہ کرے، اور پھر یہ منفعت وصول کرے، جبکہ یہاں ایسا نہیں ہے۔

## اسلامی نظام معیشت میں انفراسٹرکچر پروجیکٹ فنانسنگ کا اسلامی ماڈل

اس لئے مندرجہ بالا دوسری صورت میں اس کی تکلیف "عقد اجارہ" کے ذریعے کی جاسکتی ہے، اس لئے کہ مالک زمین (حکومت) نے اپنی زمین پر وجیکٹ کمپنی کو اجرت پر دی ہے، اور اس کی اجرت براہ راست وہ پروجیکٹ ہے جو مستاجر (پروجیکٹ کمپنی) تکمیل و تعمیر کے بعد مالک زمین کے حوالے کرے گا، اور چونکہ پروجیکٹ کمپنی مستاجر ہے، اس لئے وہ پروجیکٹ کو اپنی مملوکہ زمین پر تعمیر کرے گی، اور پھر اس کو مؤجر (مالک زمین، یا حکومت) کو اجارہ کی مدت کے دوران اس کے استعمال کے عوض بطور اجرت کے دے گی

یہ تفصیل استاذ محترم مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمائی ہے، چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:

وما دام كلا الطريقتين معمولاً به ، فإنه لا يمكن تكليف كل واحد منهما على أساس واحد . بل يختلف التكليف باختلاف الطريق الذي اختاره الطرفان في عقد البناء والتشغيل فإن كان المشروع في ملك صاحب الأرض وضمانه بعد اكتمال بناءه ، وتستخدمه شركة المشروع على ملك صاحب الأرض ، فإنه ينطبق عليه أحكام الاستصناع ، وتم الاستصناع استخدام المشروع وتشغيله من قبل شركة المشروع في الفترة المعينة . وأما إن كان المشروع بعد الاكتمال في ملك شركة المشروع وضمانه في فترة تشغيله ، فلا يمكن جعله استصناعاً . وذلك لأن ما يبليه الصانع في الاستصناع يظل في ملكه وضمانه إلى أن يُسلمه إلى المستصنع . فإن كان المشروع في ملك الصنائع في فترة تشغيله وفي ضمانه ، فلا يمكن القول بأن منفعة المشروع ثمن للاستصناع ، لأن هذه المنفعة حصلت له بسبب ملكه وضمانه ، وإنما يمكن كونه ثميناً للاستصناع إذا سلم المستصنع إلى الصنائع مشروعاً يملكه ويضمنه ، ولم يملكه بعد ، وحينئذ ، يمكن تكليفه على أساس الإجارة . وذلك أن صاحب الأرض أجر أرضه من شركة المشروع . والأجرة هي المشروع نفسه الذي يُسلمه المستأجر بعد اكتماله وتشغيله إلى فترة معينة . وبما أن شركة المشروع مستأجرة للأرض ، فإنها تبني المشروع وتُشغله على ملكها وضمانها ، ثم تُسلمه إلى المؤجر بصفة كونها أجرة الاستخدام الأرض طوال مدة الإجارة .<sup>13</sup>

جس کا حاصل اور ترجمہ سطور بالا میں آگیا ہے۔

### اسلامی مالیاتی اداروں میں عقود البناء (BOT) کے ذریعے ملکی انفراسٹرکچر کے منصوبوں کی تمويل کا طریقہ کار:

اسلامی مالیاتی اداروں (بینکوں) میں عقود البناء (BOT) کے ذریعے مختلف ملکی ترقیاتی منصوبوں کی تمويل کی جاسکتی ہے، اور اس کے لئے گذشتہ صفحات میں ذکر کردہ عقود تمويل کی بنیاد پر عقود البناء (BOT) کے طریقہ کار کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان شرعی طریقہ ہائے تمويل کی بنیاد پر اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے عقود البناء (BOT) کا طریقہ کار ذکر کیا جاتا ہے:

#### استصناع کی بنیاد پر عقود البناء (BOT) کے ذریعے تمويل کرنا:

حکومت پراجیکٹ تعمیر کرنے کے لئے جس ادارہ (مثلاً پراجیکٹ کمپنی SPV) کو حق امتیاز دیتی ہے، وہ حکومت کے لئے صانع کی حیثیت رکھتی ہے۔

اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اس کا عملی طریقہ کار یہ ہوگا کہ حکومت مستصنع کی حیثیت سے اس کو پراجیکٹ کمپنی کے حوالے کرے گی۔ پراجیکٹ کمپنی "مستصنع متوازی" کی حیثیت سے استصناع موازی کی بنیاد پر اسلامی مالیاتی اداروں سے انفراسٹرکچر کے مطلوبہ پراجیکٹ کو بنانے کا مطالبہ کرے، اس طریقہ سے اسلامی مالیاتی ادارہ (بینک) "صانع" بن جائے گا۔<sup>14</sup>



اجارہ کی بنیاد پر عقود البناء (BOT) کے ذریعے تمویل کرنا:

حکومت پراجیکٹ کمپنی (SPV) کو پراجیکٹ کے لئے زمین کی فراہمی کا حق امتیاز (Concession) عنایت کرے گی، جس کی بناء وہ حکومت سے یہ زمین اجارہ پر لے گا، تاکہ پراجیکٹ کمپنی اس پر انفراسٹرکچر کے مطلوبہ پراجیکٹ کو تعمیر کر سکے، پھر اس پراجیکٹ کو "اجارہ منتہیہ بالتملیک" کے ذریعے حکومت کے حوالہ کرے گی۔

دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پراجیکٹ کمپنی یہ پراجیکٹ خود تعمیر کرنے کی بجائے کسی اور پارٹی کو "اجارہ من الباطن" کی بنیاد پر دے گا، یہ اجارہ منتہیہ بالتملیک یا "اجارہ تمویلہ" ہو سکتا ہے۔<sup>15</sup>

مشارکت کی بنیاد پر عقود البناء (BOT) کے ذریعے تمویل کرنا:

اسلامی مالیاتی ادارے منصوبوں کی تمویل کے لئے عقود البناء (BOT) کو مشارکت کی بنیاد پر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ مشارکت کی اصل صورت بھی ہو سکتی ہے، اور مشارکت متناقصہ کا طریقہ کار بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

پہلی صورت میں پراجیکٹ کمپنی (SPV) اور حکومت کے درمیان پراجیکٹ مشترکہ طور پر تعمیر ہو گا، چنانچہ دونوں طرف سے متناسب سرمایہ شامل ہو گا، اور مقررہ مدت تک مشارکہ کا عقد برقرار رہے گا۔

دوسری صورت شرکت متناقصہ کی ہو گی، جس کی صورت یہ ہو گی کہ پراجیکٹ کمپنی (SPV) سرمایہ کے متناسب حصہ کے ساتھ پراجیکٹ کی تعمیر وغیرہ میں حکومت کے ساتھ شریک ہو گی، اور پھر عمومی معاہدہ کے مطابق اپنا ملکیاتی حصہ بتدریج حکومت کو فروخت کرے گی۔<sup>16</sup>

عقود البناء (BOT) کی بنیاد پر صکوک جاری کرنا:

پروجیکٹ کمپنی (صانع) جس کو پروجیکٹ کی تعمیر کا حق امتیاز اور اس کا لائسنس حاصل ہوتا ہے وہ اس پروجیکٹ کے لئے صکوک (Certificates) جاری کر کے اس کو اثاثوں کو تمسکات میں بھی تبدیل (Securitization) کر سکتی ہے۔ اگر پروجیکٹ کی تعمیر سے پہلے صکوک جاری کرے تو یہ صکوک مشارکت پر مبنی ہوں گے، جو تمام پروجیکٹ اور اس کے معاملات میں صکوک ہولڈرز کی شرکت کی نمائندگی کریں گے۔ اس صورت میں گویا صکوک ہولڈرز ہی حکومت کے ساتھ "استصناع" یا "اجارہ" کے معاملہ میں فریق متصور ہوں گے۔ لہذا صانع یا مستاجر کی حیثیت سے تمام متعلقہ احکام ان پر لاگو ہوں گے، اور نفع میں بھی شریک ہوں گے۔

اور اگر پروجیکٹ کی تکمیل کے بعد یہ صکوک جاری کئے جائیں، تو اس صورت میں صانع کو جو منفعت حاصل ہو گی، یہ صکوک اس میں صکوک ہولڈرز کی متناسب حصوں کی نمائندگی کریں گے، جو یا تو استصناع کا شمن ہو گا، اگر عقد استصناع کا ہو، یا پھر عمارت کی مالک اور امین کی مستاجر کی حیثیت سے شریک ہوں گے، اگر عقد اجارہ پر مبنی ہو۔

بہر حال چونکہ نفع صانع کی ملکیت میں آجاتا ہے اس لئے وہ دوسروں کو بھی صکوک کے اجراء کے ذریعے اپنے ساتھ اس میں شریک ٹھہرا سکتا ہے۔ جس کی بناء پر صکوک ہولڈرز اس پروجیکٹ کے منافع (مثلاً پلوں اور سڑکوں کے ٹول ٹیکسز، اجرتوں وغیرہ) میں شریک ہوں گے۔ پروجیکٹ کمپنی اپنی اضافی انتظامی ذمہ داریوں کی وجہ سے اس میں اپنا حصہ کچھ زیادہ بھی رکھ سکتی ہے۔<sup>17</sup>

## خلاصہ و تجاویز:

اسلامی مالیاتی ادارے عقود البناء (BOT) کے ذریعے تمویل کے لئے مندرجہ بالا اسلامی طریقہ ہائے تمویل میں سے کوئی بھی صورت پر اجیکٹ کی نوعیت اور ضروریات کے مطابق اختیار کر سکتے ہیں۔

جس طرح ہر ترقیاتی منصوبہ اور پراجیکٹ کی نوعیت اور ضروریات مختلف ہوتی ہیں، اسی طرح اسلامی پراجیکٹ فنانس کے ان مختلف صیغہ ہائے تمویل میں بھی قدرت نے ایسی پلک (Flexibility) ودیعت کر رکھی ہے کہ یہ ہر قسم کی ملکی ترقیاتی منصوبوں، ضروریات اور اخراجات کے لئے ان کی نوعیت کے مطابق بروئے کار لائے جاسکتے ہیں، مختلف طریقہ ہائے تمویل اختیار کئے جاسکتے ہیں، اور ماہرین شریعت و معیشت اپنی مشترکہ صلاحیتوں کے ذریعے ملکی سطح پر اس کا ایک بہترین، جامع، اور پائیدار نظام کار بھی بنا سکتے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ ملک کی معاشی ترقی کے منصوبوں، اسکیموں اور پروگراموں کی تمویل کے لئے اسلامی طریقہ ہائے تمویل (Islamic financing modes) کو زیادہ تر نجی سطح پر ایک حد اختیار کیا جا رہا ہے، لیکن یہ کام نجی سے زیادہ حکومتی سطح پر سنجیدہ غور و خوض اور پائیدار عملی اقدامات کا متقاضی ہے۔ الحمد للہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کی 95 فیصد عوام سے زیادہ، ایک سروے کے مطابق، اپنے تمام تر معاملات کو اسلامی فنانس کے ذریعے حل ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں، اور حکومتی سطح پر بھی اس طرف اب پیش رفت شروع ہو چکی ہے، علمی سطح پر الحمد للہ اسلامی معاشی نظام کو ملک میں نافذ کرنے کے لئے ہوم ورک تقریباً مکمل ہے، اور پاکستان سمیت مختلف دیگر اسلامی ممالک بشمول ترکی، ملائیشیا، سعودی عرب، جبوتی اور دیگر ممالک میں اس کی جزوی تطبیق کے خوشگوار ثمرات بھی سامنے آگئے ہیں، لیکن ضرورت ہے کہ اب ملک کے ارباب اقتدار سودی معاشی نظام سے خلاصی کا عزم مصمم کرنے کی ہمت کر سکیں، اور اسلامی معاشی نظام کے نفاذ اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی طرف عالمی سطح پر مشترکہ کوششوں کے ذریعے ثابت قدمی کے ساتھ قدم بڑھائیں، امید ہے کہ پاکستان، سعودیہ، افغانستان، ملائیشیا وغیرہ جیسے اسلامی ممالک کی قیادت اس سلسلے میں بھی راہنما کردار ادا کرے گی۔ ان شاء اللہ، اور اس سے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شامل حال ہوگی۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

## حوالہ جات (References)

- <sup>1</sup> World Bank group, mobilizing Islamic finance for Infrastructure PPPs, page: 25.  
[https://ppiaf.org/documents/5369?cid=PPP\\_E\\_PPPNewsletter\\_EXT&deliveryName=DM1671](https://ppiaf.org/documents/5369?cid=PPP_E_PPPNewsletter_EXT&deliveryName=DM1671) updated: November 26 2020)
- <sup>2</sup> Mobilizing Islamic Finance For Infrastructure Public Private Partnership, Page:1, World bank Group 2017
- <sup>3</sup> Mobilizing Islamic Finance For Infrastructure Public Private Partnership, Page:4 World bank Group 2017
- <sup>4</sup> Ibid:P:53
- <sup>5</sup> Mobilizing Islamic Finance For Infrastructure Public Private Partnership, Page:4-5 World bank Group 2017
- <sup>6</sup> Mobilizing Islamic Finance For Infrastructure Public Private Partnership, Page:7 World bank Group 2017
- <sup>7</sup> Mobilizing Islamic Finance For Infrastructure Public Private Partnership, Page:7 World bank Group 2017(The Infrastructure challenge to achieving the SDGs)
- <sup>8</sup> UNIDO: Guidelines for infrastructure development through Build, Operate and Transfer Projects 1996 P.3( Copied from the article of Mufti Taqi Usmani, page:3.(non-published).
- <sup>9</sup> BOT Contracts: Applicability in Pakistan for Infrastructure development. Written by: S.Mubin and A.Ghaffar.University of Engineering and Technology, Lahore, Pakistan

<sup>10</sup> مُجَدُّ تَقِي العثماني، عقودالبناء و التشغيل و نقل الملكية، ص : 7، ( مقال جديد غيرمطبوع، تكرم به صاحبه الشيخ الأستاذ الكريم على الباحث جزاه الله تعالى عنه كل خير)

Muhammad Taqi Usmānī, Uqūd al bina wa tashghīl wa naql al milkiah, page:7,

<sup>11</sup>" UNCITRAL (United Nations Commission on International Trade Law), Legislative Guide on Privately Financed Infrastructure Projects, Chapter IV, Section C, Paragraph 22

<sup>12</sup> (UNCITRAL, Legislative Guide on Privately Financed Infrastructure Projects, Chapter IV, paragraphs 137)

<sup>13</sup> مُجَدُّ تَقِي العثماني، عقودالبناء و التشغيل و نقل الملكية، ص: 9

Muhammad Taqī Usmānī, Uqūd al bina wa tashghīl wa naql e al milkiah, page:7,

<sup>14</sup> المعايير الشرعية، الصادرة من هيئة المحاسبة و المراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية، البحرين، 2015، ص: 601

Almaā yīr al shariah, , al sādīra min Haita al muhāsaba wal murājīah lilmuassasāt al islāmīah, Bahrain, 2015, page: 601

Ibid

<sup>15</sup> أيضا

<sup>16</sup> المعايير الشرعية، ص: 602،

Almaā yīr al shariah, page: 602,

Ibid

<sup>16</sup> أيضا

<sup>17</sup> مُجَدُّ تَقِي العثماني، عقودالبناء و التشغيل و نقل الملكية، ص: 31-32

Muhammad Taqī al Usmānī, Uqūd al bina wa tashghīl wa naql al milkiah, page:31